خواطر و سوانح

علامہ ابنِ جوزی

از مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی

چھٹی صدی ہجری کے معمورۂ علم و عمل میں جو تابناک شخصیتیں آسمانِ شہرت کا آفتاب ماہتاب بن کر چمکیں، اُن میں ایک نہایت بلند پایہ شخصیت علامہ ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمٰن ابن جوزیؒ المتوفی ۵۹۰ھ کی ہے۔

ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب ذی شان کی حیثیت سے علامہ موصوف کا شمار نہ صرف چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ہے بلکہ آپ کی عظمت و جلالتِ شان کا ہر دور میں اعتراف کیا گیا ہے۔

مشہور حافظِ حدیث اور ناقدِ فن رجال علامہ شمس الدین ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کے متعلق لکھا ہے:-

ما علمت ان احداً من العلماء صنف ما صنف ھذا الرجل (۱)	مجھے معلوم نہیں علماءِ اُمت میں کسی کی تصنیفیں اس شخص کے برابر ہوں۔

ایک دفعہ کسی نے خود علامہ سے ان کی تصانیف کی تعداد کے متعلق دریافت کیا، فرمایا:-

(۱) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴

زیادة علی ثلاث مائة واربعین مصنفاً منہا ما ھو عشرون مجلداً (۱)

تین سو چالیس سے زیادہ جن میں بعض کتابیں بیس بیس جلدوں میں ہیں۔

موفق عبداللطیف کا قول ہے:-

کان فی التفسیر من الاعیان وفی الحدیث من الحفاظ (۲)

ابن جوزی فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے اور علوم قرآن میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔

مقدسی کہتے ہیں: ابوالفرج ابن جوزی خطابت و وعظ میں اپنے زمانہ کے امام تھے (۳)

حافظ ذہبی برملا اقرار کرتے ہیں:-

وحصل له من الحظوة فی الوعظ ما لم یحصل لاحد قط (۴)

حسن بیان اور انداز خطاب کے کمال کا جو ملکہ قدرت نے ابن جوزی کو عطا کیا تھا کسی کو میسر نہ ہوا۔

اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں:-

ما زلت اعظ الناس واحرضهم علی التوبة والتقوی فقد تاب علی یدی الی ان جمعت هذا الکتاب اکثر من مائة الف رجل واسلم علی یدی اکثر من مائة الف (۵)

میں لوگوں کو نصیحت کرتا رہا اور توبہ و تقوی اور انابت الی اللہ کی طرف بلاتا اور ترغیب دیتا رہا یہاں تک کہ اس کتاب کی ترتیب کے وقت تک ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے ہاتھ پر توبہ کر چکے ہیں ایک لاکھ سے زیادہ اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔

تذکرة الحفاظ میں سبط ابن جوزی (ابن جوزی کے پوتے) کا قول نقل کیا ہے:-

میں نے اپنے دادا ابن جوزی سے سنا وہ سر منبر فرما رہے تھے:-

---

(۱) شذرات الذہب عماد حنبلی المتوفی ۱۰۸۹ھ (۲) تذکرة الحفاظ جلد ۴ (۳) شذرات الذہب جلد ۴۔

(۴) تذکرة الحفاظ جلد ۴ (۵) شذرات الذہب جلد ۴، نقلاً عن کتاب القصاص لابن الجوزی۔

كتبت باصبعي الفي مجلداً میرے قلم سے دو ہزار جلدیں نکلی ہیں

موفق عبداللطیف کے بیان کے مطابق ابن جوزی کا اوسط تحریر چار جزو یومیہ تھا اور سالانہ اوسط تقریباً پچاس ساٹھ ضخیم جلدیں۔[1]

اسی کے ساتھ شہرت اور حسن قبول کی یہ کیفیت تھی کہ ان کی مجلس علم و تقویٰ میں ایک ایک لاکھ کا اجتماع ہوتا تھا۔[2] اس اجتماع میں امراء، اعیان سلطنت یہاں تک کہ خلیفۂ وقت استفادہ کی غرض سے شریک ہوتے تھے۔[3]

ارباب تصوف محدث موصوف کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے ان کے تشدد اور سخت گیری کی شکایت کرتے ہیں اور یہ واقعہ ہے۔ علامہ کا لب و لہجہ اس باب میں اس درجہ تند و تیز ہے کہ اہل تصوف کی یہ شکایت ایک حد تک بجا بھی ہے۔ تاہم موصوف کے زہد و اتقا اور حزم و احتیاط کا یہ عالم تھا:

كان زاهداً في الدنيا متقللاً منها وما مازح	دنیا سے بے لاگ، قانع، فضول باتوں سے مجتنب، کوئی ایسا
احداً قط ولا اكل من جهة لا يتيقن حلها	ذریعہ معاش اختیار نہ کرتے تھے جس کے حلال اور قابل اطمینان
ومازال على ذلك الاسلوب الى ان توفاه	ہونے کے متعلق یقین نہ ہو وفات کے وقت تک انکی زندگی
الله تعالىٰ[4]	کا یہی انداز رہا۔

زیادہ کیف طاری ہوتا تو زبان پر یہ الفاظ جاری ہوتے :-

الهي لا تعذب لساناً يخبر عنك ولا عيناً	میرے معبود معرفت و توحید کی خبر دینے والی زبان، دلائل توحید
تنظر الى علوم تدل عليك ولا قدماً تمشي	پر نظر رکھنے والی آنکھ، خدمت حق کے لیے منزلیں قطع کرنیوالے

(۱) يكتب في اليوم اربع كراريس وترفع له في كل سنة من كتابته ما بين خمسين مجلداً الى ستين۔ شذرات الذہب جلد ۴

(۲) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ (۳) شذرات الذہب جلد ۴ (۴) شذرات الذہب جلد ۴۔ مختلف تذکروں میں ہے:- ورأى من القبول والاحترام مالا مزيد عليه۔

...لی خدمتك ولا یداً تکتب حدیث رسولك۔ (شذرات الذہب)

قدم پیغمبر حق کی حدیثیں لکھنے والے ہاتھ کو اپنی گرفت اور عذاب سے محفوظ رکھ۔

اِن شہادتوں کی روشنی میں اس ایمان افروز تاریخی حقیقت کی صداقت پر کیوں مہر تصدیق ثبت کی جائے کہ "محدث ابن جوزی کی میت کے غسل کے لیے جو پانی استعمال کیا گیا وہ ان کی وصیت کے مطابق قلم کے تراشوں کے اُس ذخیرے سے گرم کیا گیا تھا، جسے اسی مقصد سے جمع کیا گیا تھا"۔

بیان حیرت میں ڈال دینے والا ہے، چودھویں صدی کے دماغ اسے پڑھ کر استعجاب و حیرت کے سمندر میں غرق ہونے لگینگے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ تذکرہ نویسی اور سوانح نگاری کے عام اصول اس بیان کو قبول کرتے ہیں اور ان اصول کے پیش نظر اس پر استعجاب اور اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ ساٹھ ستر سال تک کتاب و سُنت کے حقائق کو بطونِ اوراق میں جمع کرنے والے قلم کے تراشے اسی احترام کے مستحق تھے۔ رہا تراشوں کی مقدار کا معاملہ تو اس میں کیا تردد ہو سکتا ہے کہ سالہا سال کے جمع شدہ تراشوں کی مقدار اتنی ہو سکتی تھی جس سے بقدر غسل پانی گرم کیا جا سکے۔

بات کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہمیں کہنا یہ تھا کہ اسی شہرۂ آفاق محدث کی ایک نہایت لطیف و نفیس کتاب "صید الخاطر" ہے، اس کتاب کے متعلق اپنے رسالہ "لفتۃ الکبد الی النصیحۃ الولد" میں بیٹے کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

وعلیکم کتاب صید الخاطر فانك تقع بواقعاتٍ تصلح لك امر دینك ودنیاك"

"صید الخاطر مطالعہ میں رکھو اور غور سے پڑھو اس میں تم کو بہت سی ایسی باتیں ملینگی جو دین و دنیا کے معاملات میں رہنما کا کام دینگی۔

جہاں تک کتاب کے حجم کا تعلق ہے علامہ ابن جوزی کی بڑی بڑی تصنیفوں کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں، صرف چار سو صفحوں کی کتاب اُس شخص کے قلم کے اعجاز کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے، جو کم سے کم چار جزو یومیہ لکھنے کا عادی ہو۔

یہ چھوٹی سی کتاب جس وجہ سے اہمیت و عظمت اور شہرت و قبول کے مقامِ بلند پر پہنچی وہ یہ ہے کہ اس کا ہر ہر لفظ بے تکلفانہ وارداتِ قلب کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی ہر ہر سطر مصنف کے دل کی گہرائیوں کی آئینہ دار ہے، کیونکہ کتاب کا تعلق جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کسی خاص موضوع اور کسی خاص مضمون سے نہیں بلکہ مختلف وقتوں، مختلف حالتوں اور مختلف اسباب سے مؤلف کے آئینۂ دل پر جو حقائق روشن ہوئے اور جن رجحانات و خیالات کا عبور و خطور ہوا اُن کو قلمبند کر لیا اور شدہ شدہ یہ مجموعہ کتاب کی صورت میں مرتب ہو گیا۔ اخلاص و نزاہت کے ساتھ جرأت و بے باکی اس مجموعہ کی جان ہے، اور یہی اندازِ بیان اور طرزِ خطابت ہے جس نے کتاب کی اثر انگیزی اور افادی حیثیت کو بامِ عرش پر پہنچا دیا ہے۔

کئی سال کی بات ہے ہمارے ملک کے مشہور فاضل اور عربی کے مایۂ ناز ادیب مولانا میمن عبد العزیز صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے غالباً معارف کے صفحات پر "صید الخاطر" کا ادبی حیثیت سے تعارف کرایا تھا اس تعارف کو اُسی تعارف کا تکملہ سمجھنا چاہیے۔

ایک جلیل القدر محدث و مفسر کی نگاہِ بصیرت و اعتبار کی منتخب کی ہوئی حقیقتیں ادبی تعارف سے زیادہ ایسے تعارف کی مستحق ہیں جو متجسس روحوں کے لیے سامانِ تسکین بہم پہنچائے اور جس سے کتاب کے افادی گوشے اِس طرح واضح ہو جائیں کہ مطالبِ کتاب کا نقشہ آنکھوں میں پھر جائے

ہم چاہتے ہیں قارئین برہان عبر و نصائح کے اس بیش قیمت خزانے سے بہرہ یاب ہوں آئندہ خواطر و سوانح کے سلسلہ میں کتاب کی جستہ جستہ فصلوں کا ترجمہ پیش کیا جائیگا۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیق